مکتوب نمبر ۱۳۷

جناب اقبال احمد خاں صاحب سہیل ایل ایل بی کے نام

محترم المقام زید مجدکم۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ، مزاج مبارک

مجھکو بعض ضروری گذارشات عرض کرنی ہیں، مگر چونکہ عرصہ سے اعظم گڈھ حاضر ہونے کا اتفاق نہیں ہوا۔ اس لئے اب تک ان کے پیش کرنے کا موقع نہیں ملا اس مرتبہ رمضان شریف میں سخت بیمار ہوگیا تھا، جس کا اثر اب تک ہے، اس لئے

(حاشیہ مکتوب نمبر ۱۳۷) مدرسۃ الاصلاح سرائے میر سے حضرت شیخ الاسلام مدظلہ العالی کا قدیم تعلق ہونا تو ایک جانی بوجھی بات ہے، ممکن ہے کہ حالت کے الٹ پھیر میں باتیں ضائع ہوجائیں اور مدرسہ مذکور کے تاریخ نگار کو زحمت پیش آئے۔ اس لئے ہم اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ بعض اصولی اور تاریخی امور کو مختصراً یہاں پر درج کردیں تاکہ سند رہے اور وقت پر کام آئے، یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ ضلع اعظم گڈھ کے اطراف و دیار کے باہوش اور دردمند مسلمانوں نے جس مجلس کی داغ بیل بنام انجمن اصلاح قوم و برادری ضلع اعظم گڈھ ۱۳۳۱ھ میں ڈالی تھی اور جس کے کل بارہ جلسے مدرسہ مذکور کے قریبی مواضعات سیدھا سلطانپور، مرزاپور، بینا درج، سرائے میر، راجہ پور سکرور، بڈھریا، نظام آباد، سہریا، سلم پٹی، منجیرپٹی وغیرہ میں ہوئے تھے۔ جیسا کہ دستخط ممبران مواضعات وشرکائے انجمن اور اس کی عہد بعہد کامیابی کی تفصیلات سے ظاہر ہے، یہی مجلس انجمن اصلاح اعظم گڈھ ترقی کرکے مدرسۃ اصلاح المسلمین سرائے میر کی شکل میں منتقل ہوگئی، جس کے اعلیٰ روح رواں مولانا محمد شفیع صاحب مرحوم سیدھا اور مولانا عبدالاحد صاحب مرحوم فاضل دیوبند تھے، اس مدرسہ کا سنگ بنیاد ۱۳۲۶ھ کے موسم بہار میں مولانا سید اصغر حسین صاحب مرحوم و مغفور شاگرد حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے دست مبارک سے رکھا اور رو رو کر مدرسہ کی ترقی و کامیابی کی دعائیں

اس سفر میں حاضری سے محروم رہا، مجبوراً تحریر کرنا ضروری معلوم ہوا، مدرستہ الاصلاح سرائمیر
سے مجکو جو کچھ قدیم سے تعلق ہے، وہ آپ حضرات کو بخوبی معلوم ہے، مدرسہ مذکور

(بقیہ حاشیہ مکتوب نمبر ۱۳۷) فرمائیں، گو بعد کو قوم و برادری کے دیگر علماء کرام تکمیل کے نقشے مرتب
کرتے رہے، لیکن اولیت اور الفضل للمتقدم کا طغرائے امتیاز اول الذکر حضرات ہی کے بے
لوث ایثار اور خلوص کا مرہون منت ہے، اور اب اس مدرسہ کا نام بھی بدل کر مدرستہ الاصلاح
ہوگیا ہے، پھر عرصہ کے بعد علامہ شبلی نعمانی مرحوم نے اس کے ابتدائی اغراض و مقاصد،
نصاب تعلیم اور طریقۂ کار کا خاکہ تیار کیا، اور استاد امام مولانا حمید الدین فراہی رحمۃ اللہ علیہ نے
ابتدائے قیام سے اپنی زندگی کے آخری لمحہ تک بحیثیت ناظم اس کی خدمت کی اس کے ناتمام
شعبوں کی تکمیل فرمائی اور اس کی خاطر دنیا کے تمام دوسرے مشاغل سے علیحدہ ہوگئے
اور مدرسہ کا یہ پہلا دور آپ کی وفات ۱۹۳۰ء پر جاکر ختم ہوگیا، انا للہ وانا الیہ راجعون حضرت
مولانا مدنی مدظلہ العالی کا مدرسہ مذکورہ سے پہلا تعلق تو یہ ہے کہ اس کا سنگ بنیاد ایک دیوبندی
عالم اور شیخ الہندؒ کے شاگرد نے رکھا ہے، دوسرے یہ کہ مولانا فراہیؒ اور مولانا مدنی کی پہلی ملاقات
کلکتہ میں اس وقت ہوئی جب مولانا فراہی مرحوم مدرسہ کے کام سے رنگون تشریف لیجارہے
تھے اس کے بعد پھر ۱۹۳۲ء میں مدرسہ پر مولانا مدنی مدظلہ العالی پہلی بار تشریف لائے
اور پھر سیاسی مشاغل قید و بند کے مصائب سے تشریف لانا ممکن نہیں ہوا حسن اتفاق
کہیے یا سوئے اتفاق کہ ۱۹۳۶ء میں مدرسہ کے آرگن رسالہ الاصلاح فروری ۱۹۳۶ء کی
شائع شدہ ایک ناقص تحریر کی بناء پر مولانا شبلی نعمانی اور مولانا حمید الدین فراہی رحمہما اللہ
کی تکفیر کی گئی، اور انہیں کے تعلق سے مدرستہ الاصلاح کے اساتذہ کارکنوں اور تمام متعلقین
اور ہمدردوں کو بھی کافر قرار دیا گیا، اور اس کا اثر مدرسہ پر بڑی تیزی سے پڑا، اطراف و دیار
کے مسلمان مدرسہ کو حد درجہ بدظن اور سارے ضلع اور ملک میں اک آگ سی لگ رہی تھی، ان
حالات کو دیکھ کر شیخ الاسلام حضرت مولانا مدنی مدظلہ العالی نے مدرسہ پر ایک والا نامہ اس

کے روح رواں مولانا حمید الدین فراہی رحمۃ اللہ علیہ تھے، جو کہ قرآن شریف کے مُسَلَّم عالم تھے، اور ایک خاص فکر و خیال رکھتے تھے ضرورت تھی کہ مدرسہ مذکور کے

(بقیہ حاشیہ مکتوب نمبر ۱۳۰) مضمون کا روانہ فرمایا کہ مولانا حمید الدین فراہی مرحوم ......

..... اور مولانا شبلی مرحوم کی تکفیر الاصلاح فروری ۱۹۳۶ء کے جس مضمون کی بنا پر کی گئی ہے اس کو میرے پاس روانہ کر دیا جائے، پرچہ روانہ کر دیا گیا اس کے بعد حضرت مولانا مدنی مدظلہ العالی نے تحریر فرمایا کہ میں فلاں تاریخ کو مدرسۃ الاصلاح پہنچ رہا ہوں، چنانچہ تشریف لائے الاصلاح کی جن عبارتوں پر تکفیر کی گئی تھی ان کو دیکھنے اور اساتذہ مدرسہ کے چند... استفسارات کے بعد حضرت مولانا مدنی ظلہ العالی نے مندرجہ ذیل بیان بغرض اشاعت عنایت فرمایا۔

محترم المقام زید مجدکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

آپ حضرات کے منسلکہ جوابات کو دیکھ کر مجھے اطمینان کلی ہوگیا اور جو شکوک و شبہات مجکو مولوی محمد فاروق صاحب کے کھلے معروضہ کو دیکھنے اور دیگر حضرات کے کلمات کی بنا پر پیدا ہوئے تھے وہ سب رفع ہوگئے، مجھے سخت تعجب ہے کہ ان حضرات نے ایسے سخت گذار خطرناک راستہ یعنی تکفیر مومنین کو کیوں اختیار فرمایا ہے، حالانکہ اس کے اور اس کے مماثل امور کے لئے نہایت شدید وعیدیں وارد ہوئی ہیں، "کیا فقد باء بہ احدھما" الحدیث اور کل المسلم علی المسلم حرام الحدیث وغیرہ احادیث تو یہ انزجار کے لئے کافی نہیں ہیں، کیا آپس کے نزاعات نفسانیہ اس کی اجازت دیتے ہیں، کہ افترائات اور بہتانوں کا طومار باندھ کر تکفیر کے فتاوی حاصل کئے جائیں، اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ،

جس نے مدرسۃ الاصلاح کے پرچے دیکھے مجکو ان میں ایسی کوئی چیز نہیں ملی جس کا کوئی صحیح محل نہ ہو سکتا ہو مجکو سخت افسوس ہے کہ مولانا فاروق صاحب اور ان کے

اساتذہ اور طلبہ مولانا مرحوم کی زندگی کو اپناتے اور سلف صالحین واکابر اہلِ سنت والجماعت
کے طریقہ کو مضبوطی سے پکڑتے ہوئے مولانا مرحوم کے اصول کے مطابق علمی جدوجہد
جاری رکھتے، لیکن یہ معلوم کر کے سخت صدمہ ہے کہ اب اس مدرسہ میں مودودی جماعت کا

(بقیہ حاشیہ مکتوب نمبر ۱۳) مولفین نے وہی ناپاک طریقہ اختیار فرمایا ہے، جو کہ مولوی
احمد رضا خاں بریلوی اور ان کے ہمنواؤں کا تھا، اور ہے فالی اللہ المشتکی
آخر میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اور ہم کو اور ان حضرات کو اپنی مرضیات
پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے، اور "ان النفس لامارۃ بالسوء" کا مظہر بننے سے محفوظ
رکھے، واللہ ولی التوفیق۔

(ننگ اسلاف حسین احمد غفرلہ، ۱۰ر صفر ۱۳۵۵ھ)

شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی مدظلہ العالی کے اس قولِ فیصل نے قصرِ تکفیر
کے ایک ایک ستون اور ایک ایک اینٹ کو منتشر کر دیا، غوغا تکفیر اور کافر گری کا ناس ہو گیا
حضرت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا شبیر احمد عثمانی مرحوم وغیرہم اکابر علماء اور مفتیان ہند
نے بعض تشریحی مضامین پڑھنے اور مولانا مدنی مدظلہ العالی کے محاکمہ پر تکفیر سے رجوع کر لیا
مدرسۃ الاصلاح سرائے میر کی اس نشاۃ ثانیہ کا سہرا حضرت مولانا مدنی مدظلہ العالی کے
سر رہا، اگر یہ بطلِ حریت اور زعیم ملک و ملت پیکر زہد و تقویٰ اپنے غیر معمولی خلوص اور علم
عمل کی بے پناہ طاقت سے مسلح ہو کر اس فتنہ کا سد باب نہ کرتا تو ہندوستان کے اندر
کسی عالم اور مائی کے لال کو اتنی طاقت نہ تھی جو مدرسہ مذکور کو تباہی سے بچا سکتا حضرت
مولانا مدنی کا مدرسہ پر یہ وہ احسان ہے کہ اس سے بڑا کسی اور کا کوئی احسان نہیں اور مدرسہ
سے مولانا ممدوح کو جو تعلق ہے کیا اس سے بڑا اور اہم کوئی علاقہ ہو سکتا ہے، پس یہی وہ
چیزیں ہیں کہ مولانا مدنی مدظلہ العالی نے جماعتِ اسلامی کے لوگوں کے خیالات اور لٹریچر
کی اشاعت کو مسلمانوں کے لئے سخت مضر سمجھ کر روکا ہے۔ "زندگی" رام پور جس کا حوالہ

زور ہے، جیساکہ جماعت کا آرگن زندگی رام پور مورخہ دسمبر وجنوری ۵۳-۱۹۵۲ء، صفحہ ۱۰۲
سے ظاہر ہے، ایسی صورت میں آپ جیسے اراکین مدرسہ کا فرض ہے کہ اس خیال

(بقیہ حاشیہ مکتوب نمبر ۱۳۷) حضرت مولانا مدنی مدظلہ العالی نے اپنے والانامہ میں دیا ہے اس کے
اندر یہ عبارت موجود ہے۔

"ملک کی کوئی بھی مشہور دینی درسگاہ ایسی نہیں ہے، جہاں ہمارا لٹریچر نہ پڑھا
جاتا ہو اور کچھ لوگ متاثر نہ ہوں، لیکن اس سلسلہ میں مدرسۃ الاصلاح سرائمیر
خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں، ان درسگاہوں میں طلبہ اور اساتذہ کی معتدبہ تعداد
تحریک سے روز بروز متاثر ہوتی چلی جارہی ہے"

حضرت مولانا فیض الحسن سہارنپوریؒ شارح حماسہ جو مولانا فضل حق خیرآبادی کے ممتاز
شاگردوں میں تھے، اور اپنے زمانہ کے سب سے بڑے ادیب تھے، قرآن پاک کی معجزانہ فصاحت
بلاغت کی نکتہ رسی آپ کا سب سے بڑا فیض تھا، استاذ امام مولانا حمیدالدین فراہیؒ آپ ہی
کے شاگرد تھے، جو اپنی فطری جودتِ طبع اور قرآنی معرفت کی بدولت اپنے عہد کے سب سے
بڑے ماہر قرآن تھے، مولانا تھانویؒ اور مولانا فراہیؒ ایک ہی استاد کے شاگرد تھے آپ کو
بیعتِ ارادت حضرت شاہ وارث حسن صاحبؒ کوڑا جہاں آبادی خلیفہ مجاز حضرت قطب
گنگوہیؒ سے حاصل تھی، آپ کے زہد و اتقاء، علم و عمل کے بارے میں ہم عہد حاضر کے ایک
ممتاز عالم امام الہند مولانا آزاد مدظلہ کی شہادت پیش کردینا ضروری سمجھتے ہیں۔

"مولانا حمیدالدین مرحوم۔ ان علمائے حق میں سے تھے، جن کا سرمایۂ امتیاز
صرف علم ہی نہیں ہوتا کہ بلکہ عمل بھی ہوتا ہے اور اس دوسری جنس کی کمیابی کا جو
عالم ہے وہ اہلِ نظر سے پوشیدہ نہیں، میں جب کبھی ان سے ملا، مجھ پر ان کے
علم سے زیادہ ان کی عملی پاکی کا اثر ہوا۔ وہ پورے معنوں میں ایک متقی ... اور
راست باز انسان تھے، ان کے دل کی پاکی اور نفس کی طہارت دیکھ کر رشک آتا ہو

کے لوگوں سے مدرسہ کو پاک فرمائیں، یا کم از کم یہ کریں کہ مدرسے سے ان کے لٹریچر اور خیالات کی (جو کہ گمراہیوں سے بھرے ہوئے ہیں) نشر و اشاعت قطعاً نہ ہو،

(بقیہ حاشیہ مکتوب نمبر ۱۳۷) ابو الکلام کلکتہ ۴ جنوری ۳۶ء۔

ان عبارتوں کے نقل کرنے اور مولانا حمید الدین رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت کو پیش کرنے کا مقصد یہ ہے کہ مدرسۃ الاصلاح سرائمیر کو اتنی جلدی ہنگامۂ تکفیر کو نہ تو فراموش کرنا اور مولانا حمید الدین فراہیؒ کو بھول جانا چاہیئے تھا، ۳۶ء اور اس کے کچھ دنوں بعد تک حضرت مولانا مدنی مدظلہ العالی ہی کا نام آپ ہی کے اتقاء و اخلاص، علم و عمل جہاد اور قربانی وغیرہ کا اساتذہ و طلباء مدرسہ میں چرچہ تھا، اب انہیں سے کے علی الرغم جماعتِ اسلامی کا اڈا اور مودودی لٹریچر کے سپلائی کا مرکز مدرسۃ الاصلاح کو بنا دیا گیا ہے، ہفتہ وار، ماہانہ، بلکہ سالانہ اجتماع بھی ہوتا رہتا ہے، افسوس جس ذاتِ گرامی کی بدولت مدرسہ کی اینٹ سے اینٹ ٹکرا کر ہمیشہ کے لئے محفوظ ہو گئی تھی، آج اسی ذات پر جماعتِ اسلامی مدرسۃ الاصلاح کے اندر رہ کر جو جو کر رہی ہے وہ محتاج بیان نہیں، مگر ان نادانوں کو معلوم نہیں کہ حضرت مولانا مدنی مدظلہ العالی کا دل اپنے ہم قوموں کی اس قسم کی نادانیوں کو معاف کر دینے کیلئے پوری طرح فیاض ہے، مولانا مدنی ان علمائے حق میں ہیں جن کا سرمایۂ امتیاز محض خانقاہ نشینی اور علم و فن کی خدمت نہیں رہا ہے، بلکہ جو جہاد اور حریت، اتقاء و اخلاص میں اپنے عہد کے ممتاز فرد اور ان خواص امت میں سے ہیں کہ جن کا شیوہ گفتار سے زیادہ کردار رہا ہے اور ہر طرح کے باطل کا مقابلہ آپ کا سب سے بڑا طرۂ امتیاز ہے جس سے سلف کی تاریخ زندہ ہے۔ مولانا مدنی مدظلہ العالی جماعت اسلامی کو مسلمانوں کے لئے سخت مضر سمجھ رہے ہیں اس لئے ان کا دلین فریضہ تھا کہ مدرسہ سرائمیر کے ارکان کو خیر خواہانہ مشورہ دیکر مدرسۃ الاصلاح کو آیندہ کی تباہی سے متنبہ فرما دیں، باقی فیصلہ تو زمانہ کرے گا۔ افسوس تو اس کا ہے کہ ابھی مولانا فراہیؒ کا کفن بھی میلا نہ ہوا ہوگا، اور اتنی جلدی ان کے کام اور نام

ہیں نے ان کو بغور دیکھا ہے میں جہاں تک سمجھ سکا ہوں یہ جماعت مسلمانوں کے عقائد اور اصول کے لئے سخت مضر اور گمراہ کن ہے، یہ رائے صرف میری نہیں ہے بلکہ تمام علماء، دیوبند و سہارنپور و دہلی وغیرہ اسی نتیجہ پر ہیں، اگر زندگی باقی ہے اور حاضری کا کوئی موقع ملا تو انشاء اللہ مزید توضیحات پیش کروں گا۔

والسلام:- ننگِ اسلاف حسین احمد غفرلہٗ ٹانڈہ فیض آباد ۷ جولائی ۵۳ء